82718 ـ صرف كھيلوں كے چينل كى شراكت

سوال

كھيلوں كے ليے مخصوص چينل گھروں ميں ديكھنے كا حكم كيا ہے، اس ليے كہ ميں كيفے ميں نہيں جانا چاہتا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمارے عزيز بھائى جو بھى آپ كا سوال پڑھےگا وہ اس يہ سمجھےگا كہ آپ دو كاموں سے ايك ضرور كرينگے: يا تو آپ كيفے جا كر كھيلوں كا مشاہدہ كرينگے، يا پھر گھر ميں، اور بالكل كھيل نہ ديكھنے والى سوچ آپ كے پاس ہے ہى نہيں، جو بہت زيادہ افسوس كا باعث ہے، كہ اس امت كے نوجوان ميچ ديكھنے ميں مشغول ہوں، اور كھيل كى ٹيم كا دھيان ركھتے رہيں، اور لہو و لعب ميں مشغول، اور غفلت ميں ڈوبے ہوئے افراد كى تعظيم كرتے پھريں، اس دوران امت مسلمہ كئى ايك ناحيہ سے دوسرى قوموں سے پيچھے رہتى جائے.

يہ مسلك اور راہ كئى ايك اسباب كا نتيجہ ہے:

اول:

عمر اور وقت كى قيمت كا ادراك نہ ہونا، اور اگر انسان اپنے وقت اور عمر كى اہميت كا ادراك كر لے تو وہ اسے بغير كسى فائدہ كے كاموں ميں ضائع نہ كرتا پھرے.

دوم:

علم يا ہنر يا تجارت كے علاوہ كسى غير فائدہ چيز ميں مشغول رہنا بلكہ بہت سے طالب علم تو يہ خيال كرتے ہيں كہ اگر اس نے اپنے اسباق دہرا ليے تو اس نے فرض ادا كر ليا ہے، حالانكہ اس سے ـ دوسرے مكلف كى طرح ـ بہت كچھ فوت ہو رہا ہے، اسے چاہيے كہ وہ خير و بھلائى كے كاموں ميں بڑھ چڑھ كر حصہ لے، اور اپنے اعمالنامہ كو نيكيوں سے بھر لے، بلكہ يہ چيز تو اس كے ليے ضرورى ہے، كيونكہ وہ جوانى اور قوت اور فارغ البالى كى عمر ميں ہے.

سوم:

اچھی صحبت اور ساتھیوں کا نہ ہونا جو نیکی و اللہ کی اطاعت میں اس کی معاونت کریں.

غفلت کے اسباب میں سے سب سے اہم اسباب یہ ہیں، اور جو شخص وقت گزرنے سے قبل ان اسباب کا علاج اور اس کے تدارک کی کوشش کرتا ہے وہ کامیاب ہے، اور اسے توفیق بخشی گئی ہے.

دوم:

آپ کو چاہیے کہ اپنے نفس سے چند ایك سوالات کریں جو آپ کو اس مسئلہ میں صحیح موقف اختیار کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں اور ان سوالات میں چند ایك سوال درج ذیل ہیں:

1 ـ اگر آپ کھیل اور میچ نہ دیکھیں گے تو کیا ہے ؟

تو کیا ہو گا ؟ کیا تنگی اکتاہٹ حاصل ہو گی ؟

کب تك حسرت ہو گی ؟

ایك یا دو دن، اور پھر نفس مطمئنہ قوی ہو جائیگا، اور نفس امارہ جو برائی کی دعوت دیتا تھا وہ کمزور اور ضعیف ہو کر رہ جائیگا، تو آپ کے ایام بہتر اور اچھے بسر ہونگے، اور ایمان کی غذا علم و عمل اور اطاعت و فرمانبرداری اور ذکر اذکار جتنے زیادہ ہونگے اتنی ہی ایمان کی مٹھاس بھی زیادہ ہو جائیگی، اور نفس میں وحشت ہوتی ہے اسے صرف اللہ کا ذکر ہی ختم کر سکتا ہے، اور نفس پیاسا ہوتا ہے جسے صرف اللہ سے تعلق مضبوط کرنا ہی سیر کر سکتا ہے.

2 ـ سالہا سال سے یہ کھیل اور میچ دیکھنے کا فائدہ کیا ہوا ؟

تفریح، کھیل کو اچھی طرح سمجھنا، وقت ضائع کرنا، ساتھیوں کے مصاحبت، پھر کیا ؟

کیا کوئی عقلمند مسلمان شخص ان اہداف کو حاصل کرنے کی جدوجھد کرتا ہے ؟ !

رہی تفریح تو یہ بہت ہی جلد ختم ہو جانے والی ہے، اور صرف وقت ضائع کرنے کی ندامت و حسرت اور افسوس ہی باقی رہ جائیگا.

اور رہا کھیل کو اچھی طرح سمجھ لینا، تو اس دعوی کی کوئی حقیقت نہیں، اس سے قبل جو میچ آپ دیکھ چکے ہیں، اس نے آپ کو کتنا فائدہ دیا، اور آپ کے علاوہ دوسروں کو کتنا فائدہ دیا، اور کیا آپ کو یہ شرف حاصل ہو گیا ہے کہ آپ اللہ تعالی کے ہاں ایك کھلاڑی کی حیثیت سے لکھ دیے گئے ہیں ؟ !

اور رہا مسئلہ وقت قتل کرنے کا، تو یہ وقت کب سے آپ کا دشمن بن گیا ہے کہ آپ اسے قتل کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ؟!

حالانکہ وقت تو آپ کی سانسیں ہیں، اور یہ وقت آپ کی عمر ہے، اور یہ آپ کی زندگی کے لحظات ہیں، آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ اس وقت کو کئی ہزار اور کئی ملین نیکیوں سے بھر لیں.

اور اس کے لیے آپ کو یہی کلمہ کہنا کافی ہے: سبحان اللہ و بحمدہ ایك بار کہنے سے آپ کے لیے جنت میں ایك کھجور کا درخت لگا دیا جائیگا، تو آپ اس طرح کتنے ہی باغ ضائع کر بیٹھے، اور کتنی نیکیاں آپ نے فضول میں ہی ضائع کر دیں ؟!

اور رہا مسئلہ ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ رہنا: تو ذرا آپ اپنے دوست و احباب کو تلاش کریں، اور ان میں نظر دوڑائیں کہ ان میں سے کون ہے جو آپ کے ساتھ آپ کی قبر میں داخل ہو گا ؟!

کون ہے جو روز محشر میں آپ کی مدد کریگا ؟!

حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی تو یہ فرما رہے ہیں:

اس روز ایك دوسرے کے جگری دوست بھی آپس میں ایك دوسرے کے دشمن بن جائینگے، لیکن متقی نہیں الزخرف (67).

اور دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اس طرح ہے:

جس دن آدمی اپنے بھائی، اور اپنی ماں، اور اپنے باپ اور اپنی بیوی، اور اپنی اولاد سے دور بھاگے گا، ان میں سے ہر ایك کی ایسی حالت ہو گی جو اس کے لیے کافی ہو گی عبس (34 ـ 37).

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت اس طرح فرماتے ہیں:

اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو کاٹ کھائیگا، اور کہےگا ہائےافسوس کاش میں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی راہ اختیار کی ہوتی، ہائے افسوس کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا، میرے پاس نصیحت پہنچ جانے کے بعد اس نے تو مجھے گمراہ کر دیا، اور شیطان تو انسان کو دھوکہ دینے اور ذلیل کرنے والا ہے الفرقان (27 ـ 29).

3 ـ کیا میچ دیکھنے، اور کھیلوں کے خاص چینل دیکھنے میں حرام کے ارتکاب سے چھٹکارا رہتا ہے ؟ جیسا کہ نفس امارہ اس کا دعوی کرتا ہے یا کہ اناونسر لڑکی کو دیکھ کر آپ کے دل میں حرام رچ بس گیا ہے، یا پھر کھلاڑی لڑکیوں کو دیکھ کر حرام کام آپ کے دل میں گھر کر گیا ہے ؟

یا کیمرہ مینوں کے بار بار کسی لڑکی پر کیمرہ فٹ کرنے سے حرام کام آپ کے دل میں داخل ہو چکا ہے ؟

انسان اپنے نفس سے دھوکہ مت کھائے، اور پھر ایك گھنٹے کے بعد دوسرا گھنٹہ بغیر کسی فائدہ کے ضائع ہوتا ہے، کیا آپ کو اس کے ساتھ اللہ سے شرم و حیاء نہیں آتی ؟

کیا آپ اس سے اٹھ کر دور نہیں جا سکتے، حالانکہ آپ کا دل اس کے اندھیرے کی بنا پر اور اللہ تعالی کے ذکر سے خالی ہونے کی وجہ سے شکوہ نہیں کر رہا ؟

آپ ان کھلاڑیوں کے نام یاد کر کے ان کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہیں، اور ان کی ٹیموں اور کلبوں کی بنا پر تعصب میں پڑے ہوئے ہیں، اور ان کی خبریں تلاش کرتے ہیں، اور پھر ان میں سے بعض کھلاڑی تو اللہ تعالی پر ایمان ہی نہیں رکھتے، کیا آپ کو اس سے شرم نہیں آتی ؟

اگر آپ سے صحابہ کرام کی سیرت کے متعلق سوال کر لیا جائے تو آپ اس کا جواب ہی نہ دے سکیں، تو کتنی بڑی مصیبت کا شکار ہیں! اور کتنی بڑی آزمائش میں مبتلا ہیں!

اور پھر کیا آپ اپنے نفس سے پرامن ہیں کہ آپ صرف یہی چینل دیکھتے رہینگے، اور آہستہ آہستہ شیطان آپ کو دوسرے چینلوں کی طرف نہیں لے جائیگا، اور آپ ان کا مشاہدہ نہیں کرینگے ؟

حالات اور مشاہدات آپ کو بتاتے ہیں کہ شیطان نے کتنے لوگوں کے ساتھ یہ کھیل کھیلا، جب انہوں نے شیطان کی چال کی پیروی کی، اور شیطان نے انہیں صرف کھیلوں کے چینل ہی دیکھنے کو مزین کر کے رکھ دیا، پھر وہ ان کے ساتھ وعدے اور امیدیں دلاتا رہا حتی کہ وہ ہر چیز دیکھنے لگے، تو آپ ان کی پریشانی اور ان کے ضائع ہونے کے متعلق مت پوچھیں، آپ ان کے نماز روزے اور قیام کے متعلق مت پوچھیں، اور نہ ہی ان کے ورد اور ذکر کے متعلق دریافت کریں، اور پھر معصوم صرف وہی ہے جسے اللہ معصوم اور محفوظ رکھے.

اللہ کی قسم آپ اپنے نفس کا محاسبہ خود کریں، قبل اس کے کہ اللہ تعالی آپ کا محاسبہ کرے، اور آپ اپنے اعمال کا وزن کر لیں، قبل اس کے کہ آپ کےاعمال کا وزن کیا جائے، اور آپ شیطانی چالوں سے بچ کر رہیں، کیونکہ ابتدا میں معاملہ چھوٹی چیز سے ہی شروع ہوتا ہے، اور پھر کچھ ہی دیر بعد وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے، جسے انسان اٹھانے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا، اور جب بندے پر گناہ جمع ہو جائیں تو وہ اسے ہلاک کر کے رکھ دیتے ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو، اور جو کوئی بھی شیطان کے قدموں کی پیروی کریگا تو شیطان اسے فحاشی اور برائی کا ہی حکم دےگا النور (21).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم چھوٹے اور حقیرگناہوں سے بچو، کیونکہ وہ آدمی پر جمع ہو کر اسے ہلاك کر ڈالتے ہیں "

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" جس طرح ایك قوم کھلے میدان میں پڑاؤ کرے، اور قوم کے کام کا وقت آیا تو ہر شخص جا کر ایك لکڑی لایا حتی کہ انہوں نے بہت بڑا ڈھیر جمع کر لیا، اور اسے آگ لگا دی، اور اس میں جو کچھ جمع کیا تھا اسے خاکستر کر کے رکھ دیا "

اسے امام احمد نے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2687) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اس لیے میرے عزیز بھائی ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اس کی اطاعت و فرمانبرداری پر ثابت قدم رہیں اور اللہ کی معصیت و نافرمانی سے اجتناب کریں، اور ان چینلوں سے بچ کر دور رہیں جن میں اگر حرام کے ارتکاب سے ہو سکتا ہے بچاؤ رہے، لیکن آپ ایك اجر عظیم اور ثواب سے محروم ہو جائینگے، اور آپ بلند اور اعلی مرتبہ اور درجہ سے اتر کر نیچے آ جائینگے.

اور آپ ابن قیم رحمہ اللہ کے درج ذیل قول سے عبرت حاصل کریں جو انہوں نے اپنے متعلق کہا ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

" ایك روز مجھے شیخ الاسلام ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ نے کسی مباح چیز کے متعلق فرمایا:

یہ اعلی مراتب کے منافی ہے، چاہے نجات اور کامیابی کے لیے اسے ترك کرنے کی شرط نہیں، یا اس طرح کی اور کلام کہی، تو ایك عارف شخص اپنی حفاظت و بچاؤ کے لیے بہت ساری مباح اشیاء بھی ترك کر دیتا ہے، اور خاص کر جب یہ مباح چیز حلال و حرام کی مابین برزخ ہو " انتہی.

ماخوذ از: مدارج السالکین (2 / 26).

ہم اللہ تعالی سے اپنے اور آپ کے لیے توفیق اور سیدھی راہ کی راہنمائی کی درخواست کرتے ہیں.

واللہ اعلم .